

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ ہر آیت پر وقت کرنا چاہیے، اور بخر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ جس جگہ ٹھہرنے (وقت جائز یا مطلق بالآزم وغیرہ) کی علامت ہو، وہیں وقت کرنا چاہیے اور جہاں ”لا“ کی علامت ہو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے، کیونکہ ”لا“ کے معنی نہیں کہ ہیں۔ حق پر کون ہیں اور اس بارے میں طریقہ نبوی کیا ہے؟..... فضل الدین، ہوشیار پور

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

زید حق پر ہے اور طریقہ مسنون ہی ہے کہ ہر وقت کیا جائے خواہ ”لا“ کی علامت ہو یا کوئی دوسری علامت۔ عند نبوت میں وقت صرف آیات پر ہوتا تھا اس لیے کہ ہر آیت جہاں ختم ہوتی ہے وہاں حملہ پورا ہو جاتا ہے ”عن أم سلمة أنها ذكرت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم، بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين، الرحمن الرحيم، مالك يوم الدين، يقطع قراءة آية آية،، (الوادود، ترمذی، نسائی) ای یقف علی کل آية عن الآيات الأخرى بوقفه بينهما“، (بذل) ابو عمرو بن العلاء قاری کے زمانہ تک یہی دستور چلا آیا۔ قراء سبعہ میں سے نافع پہلے شخص ہیں، جنہوں نے آیات کے علاوہ سچ میں بھی ٹھہرنے کی اجازت دی، بشرطیکہ معنوی رعایت ملحوظ رہے یعنی: ایسا وقت نہ ہو کہ معنی میں خلل پڑ جائے۔

پھر حمزہ نے یہ مسلک اختیار کیا کہ جہاں سانس ٹوٹے وہیں وقت کر دیا جائے، اس کے بعد مجاہدی وغیرہ نے وقت کے خاص خاص مدارج اور ان کے اقسام مقرر کیے، اور اس کو ایک فن بنا دیا جس کا نام رموز القرآن ہے۔

(محدث دہلی)

صداما عینی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 328

محدث فتویٰ